(۷۴)

تبلیغ مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے

(فرمودہ ۲۔ جولائی ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو ایک عجیب سبق دیا ہے۔ مختلف مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی تعلیم اور اس کلام کو تمام لوگوں تک پہنچانے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے جس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ مذاہب صرف ایک ایک قوم کیلئے ہیں۔ چونکہ وہ مذاہب مختص القوم ہیں اس لئے ان کے پیروؤں کو اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ کیلئے اتنا زور دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اگر ان مذاہب کو دیکھا جائے تو ان کی تعلیم وقتی اور پوری کی پوری اپنی اپنی قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والی معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ یہود کو جو حکم دیئے گئے ان میں زیادہ تر بنی اسرائیل ہی کی بھلائی اور بہتری کو مدّنظر رکھا گیا ہے مثلاً سُود کی ممانعت کی گئی ہے اور ساتھ یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کو سُود لینا دینا حرام ہے۔ اس تعلیم میں یہ شرط لگا کر کہ بنی اسرائیل آپس میں سود نہ لیں ظاہر کر دیا ہے کہ جو مذہب موسیٰ علیہ السلام کی معرفت آیا تھا وہ بنی اسرائیل سے ہی خصوصیت کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ پھر حکم ہے کہ بنی اسرائیل سے کوئی غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ ہاں دوسرے لوگوں سے غلام بنائے جا سکتے ہیں۔ اس حکم نے بھی بتا دیا ہے کہ توریت کی تعلیم صرف بنی اسرائیل سے ہی تعلق رکھتی تھی جبھی تو اس کے فوائد کو مدنظر رکھتی ہے اور دوسری قوموں سے اسے امتیاز دیتی ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیحؑ جو تعلیم لائے اس میں سے

گو اب نکالنے والے تو یہ نکالتے ہیں کہ تمام دنیا کیلئے ہے اور اس تعلیم کو عالمگیر قرار دیتے ہیں مگر حضرت مسیحؑ خود ہی کہتے ہیں کبھی نہیں ہوتا کہ ایک عورت اپنے بچہ سے روٹی چھین کر غیر کو دے دے۔ میں اپنے موتی سؤروں کے آگے کیونکر ڈالوں ا؎ ۔ یعنی بنی اسرائیل کے سوا باقی سب لوگ غیر ہیں، اس لئے وہ میری تبلیغ کے مستحق نہیں ہیں۔

یہ تو وہ مذاہب ہیں جو اسلام سے بہت قریب کے ہیں اور جو ان سے پہلے کے ہیں ان کی تعلیموں کے محدود ہونے کا اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ تبت سے پَرے کوئی ملک ہی نہیں سمجھتے اور ان کی رو سے کابل کے پرے انسان نہیں بلکہ جِنّات رہتے ہیں۔ بھلا ایسے مذاہب کے ماننے والی قوم ساری دنیا کو تبلیغ کر سکتی ہے؟ ہر گز نہیں اور ایسا مذہب عالمگیر مذہب کس طرح ہوسکتا ہے۔ ہاں اسلام آیا اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب آیا جس نے اپنی تعلیم کو وسیع کر کے تمام دنیا کے داخل ہونے کے لئے دروازے کھول دیئے۔ چونکہ اسلام کی تعلیم تمام قوموں کیلئے تھی اور پھر کسی خاص زمانہ کیلئے نہ تھی اس لئے ضروری تھا کہ اس کے ماننے والوں یعنی مسلمانوں کو اس کی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی جاتی تاکہ وہ اس کو اپنے گھر میں ہی بند نہ رکھیں بلکہ ساری دنیا پر پھیلا دیں۔ اس پر قرآن شریف میں بہت زور دیا گیا ہے ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؎۲ اے مسلمانو! تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور لوگوں کو خیر کی طرف بلائے۔ پھر فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؎۳ تم ہی سب سے بہتر قوم ہو جو کہ لوگوں کے نفع کیلئے پیدا کئے گئے ہو یعنی ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ اس تعلیم کو جو قرآن کے ذریعہ اس کو پہنچی ہے دوسروں تک پہنچائے کیونکہ اس مذہب کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم کرے اور تمام بنی نوع کی خادم ایک جماعت پیدا کر دے۔ پس ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ خواہ تاجر ہو یا کسان، خواہ پیشہ ور ہو، خواہ دکاندار، خواہ مدرسہ کا مدرّس ہو، خواہ کالج کا پروفیسر، خواہ گورنمنٹ کا ملازم، خواہ کوئی اور کام کرنے والا جبکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ لوگوں کو وہ پاک تعلیم پہنچائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت اس کو نصیب ہوئی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو تم سے فائدہ ہو۔

اس بات پر خدا تعالیٰ نے بہت زور دیا ہے۔ سورہ فاتحہ جو ہر ایک مسلمان نمازوں میں بار بار پڑھتا ہے اور کم از کم دن رات میں تیس دفعہ پڑھتا ہے، اس میں بھی خدا تعالیٰ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [۴] کی دعا سکھائی ہے اور اِهْدِنِیْ نہیں فرمایا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مومن خود غرض نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کا فرض ساری دنیا میں تبلیغ کرنا ہے اور لوگوں کے دلوں پر اس کا قبضہ نہیں اس لئے یہ کسی کو زور سے تو منوا نہیں سکتا اور جب تک کسی کی ہدایت کیلئے یہ کوشش نہ کرے اس وقت تک اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا اس لئے سورہ فاتحہ میں دعا کیلئے یہ الفاظ رکھ دیئے گئے کہ الٰہی! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اس دعا میں ساری دنیا کے لوگ شامل ہو گئے اور اس کو عام کر کے خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ ہر ایک مومن اس طرح دوسروں کی ہدایت کے لئے کوشش کرتا اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہے غرضیکہ ہر ایک مسلمان مبلّغ ہے خواہ وہ کوئی کام کرتا ہو۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہئیے کہ یہ نہ خیال کرے کہ یہاں سے ہی مبلّغین جائیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں بلکہ ہر ایک یہ سمجھے کہ اسلام کی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کرنا میرا فرض ہے اور اسلام کے جھنڈے تلے کھینچ کر لانا میرا ذمہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اِهْدِنَا سکھلایا ہے، اِهْدِنِیْ نہیں سکھایا۔

پس جب تک اس طرح تبلیغ کیلئے کوشش نہ کی جائے اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک احمدی یہ سمجھے کہ میں مبلّغ ہوں اسے کسی اور کے ذمہ اس کو نہیں ڈالنا چاہئیے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ کوئی مبلغ آ کر اس فرض کو انجام دے گا۔ ہمارے چند ایک مبلغین ہیں اس لئے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تمام دنیا کو یہی تبلیغ کریں۔ پس کامیاب تبلیغ کا یہی طریق ہے کہ ہر ایک احمدی اپنا فرض سمجھے اس طرح پانچ سات لاکھ افراد مبلّغ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام جماعت کو اس بات کی توفیق دے اور تبلیغ کے راستہ میں حائل ہونے والی مشکلات کو آسان کر کے اپنے پاس سے ہی سامان مہیا فرما دے۔ آمین

(الفضل ۸۔ جولائی ۱۹۱۵ء)

۱؎ ''اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ ڈالو'' متی باب ۷ آیت ۶ بائیبل سوسائٹی انارکلی لاہور ۱۹۹۴ء

۲؎ اٰل عمران: ۱۰۵ ۳؎ اٰل عمران: ۱۱۱ ۴؎ الفاتحۃ: ۶